قیام اللیل اور مروجہ شب بیداریاں

ام عبد منیب

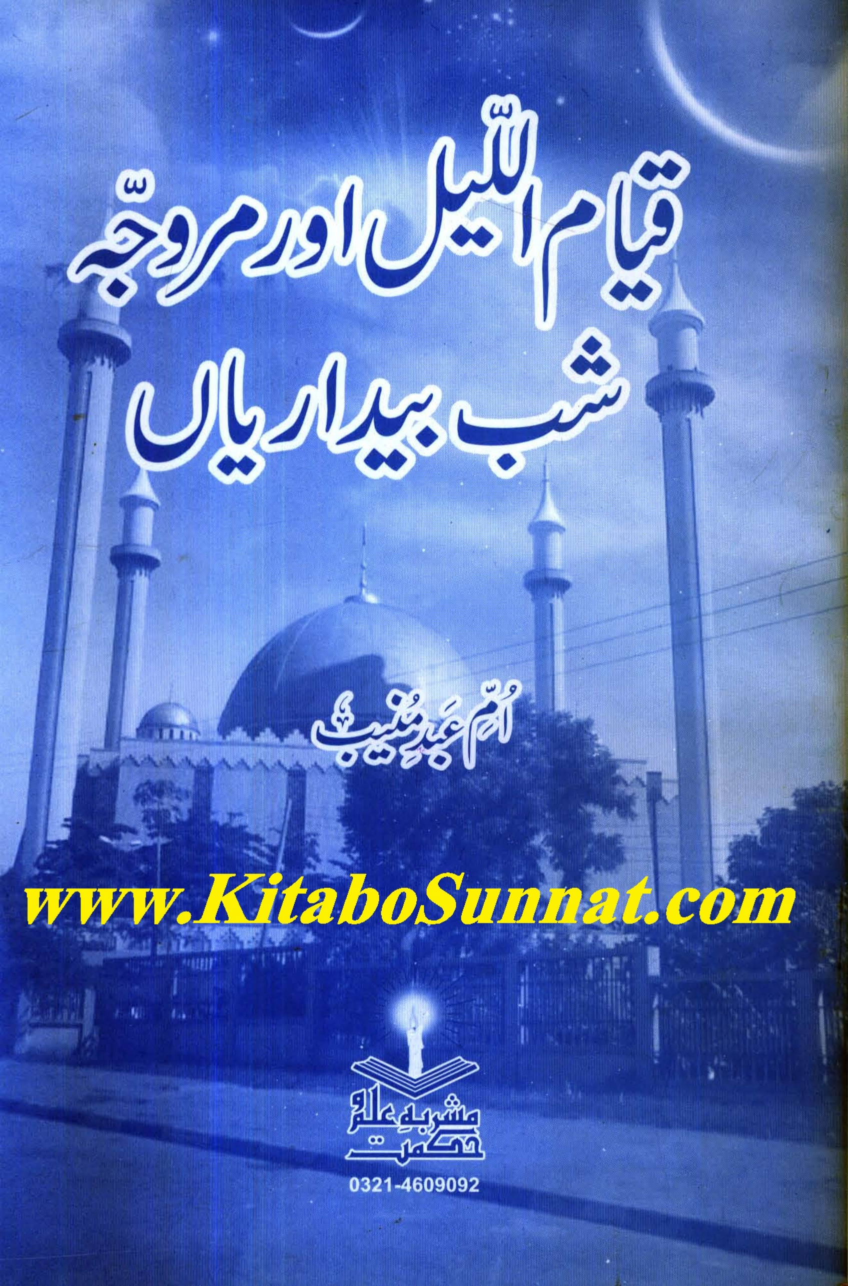

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیام اللیل اور مروجہ شب بیداریاں

اُمِّ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم وحکمت

کامران پارک حنفیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفوظة جمیع الحقوق

قیام اللیل اور مروجہ شب بیداریاں

اہتمام ———— محمد عبد منیب

اشاعت اول ———— ۱۴۳۳ھ

قیمت ———— 35/-

برائے رابطہ: حافظ مستفز الرحمن فون: 0321-4213089

☆ دار الکتب السلفیۃ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر 8/4-I اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

البلاغ
لوئر گراؤنڈ لیک سٹی مارکیٹ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450

8GL شاہراہ قائد اعظم پاکستان انٹرنیشنل ہاؤس ناون شپ روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-8112240

شالیمار سنٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050

عدنان پلازہ، سوان روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

سخنِ وضاحت	5
قیام اللیل سے مراد	7
قیام اللیل کی فضیلت	8
تہجد فرض نمازوں کے بعد افضل نماز	10
جنت میں داخلے کا سبب	11
رات کو جاگنے اور جگانے والے زوجین کے لیے دعائے نبوی	11
فتنوں سے بچنے کے لیے	11
رب اکرم کی قربت کا خصوصی ذریعہ	12
بیداریِ قلب کا باعث	13
انبیاء وصالحین کا طریقہ	14
نمازِ تہجد کا وقت	14
نمازِ تہجد کی رکعات	15
قیام اللیل کی جماعت	15

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیام اللیل کی بعض حکمتیں اور فوائد 17

☆مروجہ شب بیداریاں 20

شب بیداریوں میں کی جانے والی عبادات 22

ان امور کا شرعی جائزہ 23

شبینہ 23

قضا عمری ادا کرنا 24

نعتیں، قوالیاں، مرثیے پڑھنا 27

اجتماعی اعتکاف 27

مراقبہ کرنا 28

وعظ و نصیحت کرنا 29

نمازِ تسبیح یا تہجد وغیرہ کے لیے اجتماعی شب بیداری 30

شب برات، شب معراج اور میلاد النبی کی رات کے رت جگے 34

اجتماعی شب بیداریوں کی مزید قباحتیں 35

فتاویٰ 42

حرفِ آخر 45

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخنِ وضاحت

دین در حقیقت علمِ وحی کا نام ہے، یہ وہ مقدس علم ہے جو جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل کیا جو اس وقت ہمارے پاس قرآن حکیم اور احادیثِ صحیحہ کی شکل میں موجود ہے، جب کہ علم دین عمل کا متقاضی ہے، اور عمل ہی اس علم کی روحِ رواں ہے۔ صحابہ کرام، تابعینِ عظام اور ہمارے اسلاف نے اس علم کو سیکھنے میں پوری پوری زندگی صرف کر دی نیز اپنے عمل کے ذریعے اس کی حقیقت اور مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ہر ممکنہ کوشش بھی کی۔

دورِ حاضر میں عوام دنیوی علم کی دوڑ میں شامل ہو کر سرپٹ، بگٹٹ بھاگ رہے ہیں۔ بہت قلیل مسلمان علمِ دین کے حصول کے لیے تن من دھن کی بازی لگا دینے کے جذبات سے مملو ہیں۔ اکثریت مسلمان بھی رہنا چاہتی ہے اور وہ اپنی دنیوی دوڑ میں بھی پیچھے نہیں رہنا چاہتی لہٰذا انہوں نے دین کی روح اور اس کی عبادات کے مقاصد کو سمجھنے کی بجائے انہیں چند رسومات کا ڈھانچہ بنا رکھا ہے۔

قیام اللیل جیسی عظیم الشان نفلی عبادت کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا گیا اور شب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیداریوں کی رنگا رنگ اقسام اختیار کر کے اسے ''رواجی'' چیزوں کی گرد سے دھندلا دیا گیا ہے۔ زیرِ نظر کتابچے میں کوشش کی گئی ہے کہ قیام اللیل کو کتاب و سنت کی روشنی میں واضح کیا جائے اور ''رواجی'' چیزوں کی گرد کو الگ کر کے یہ دکھایا اور بتایا جائے کہ اس وقت کی مروجہ شب بیداریوں میں قرآن و سنت کے مطابق کیا ہے اور کیا اس کے مطابق نہیں ہے۔ تاکہ خلوص اور زندہ جذبے کے ساتھ اس عبادت کو ادا کرنے والے لاعلمی میں غلط کو صحیح سمجھنے کی غلطی کر رہے ہیں تو اس سے بچ کر ''قیام اللیل'' کے مقاصد، منافع اور فوائد کو سمیٹ سکیں۔

اہلِ علم سے گزارش ہے کہ وہ اس کتابچے کو بغور پڑھیں اور فکری و عملی غلطی نظر آئے تو بغرضِ اصلاح اس سے آگاہ بھی کریں۔ رب کریم حق بات جاننے اور حق ہی پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ام عبد منیب

ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیام اللیل

قیام اللیل سے مراد:

قیام اللیل کا مطلب عشاء کی نمازِ فرض کے علاوہ رات کے کسی حصے میں اٹھ کر نماز ادا کرنا ہے۔ یہ ایک شرعی اصطلاح ہے۔ اس عبادت کا غالب حصہ نمازِ تہجد ہے لہٰذا تہجد اور قیام اللیل دونوں نام ایک دوسرے کے مترادف کے طور پر قرآن و حدیث میں استعمال ہوئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ مزمل میں نبی اکرم ﷺ کو قیام اللیل کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ. قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا. نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا. اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا. (المزمل: ۱ تا ۴)

"اے اوڑھ لپیٹ کر سونے والے! رات کو نماز میں کھڑے رہا کرو۔ مگر کم، آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرلو یا اس سے کچھ زیادہ بڑھا دو اور قرآن حکیم کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔"

تہجد لفظ کے ساتھ اس عظیم القدر عبادت کا ذکر سورہ بنی اسرائیل میں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح ہے:

وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓي اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل:۷۹)

"رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کریں، یہ اضافی عبادت آپ کے لیے ہے عن قریب آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر کھڑا کر دے گا۔"

اس آیت سے یہ پتا بھی چلتا ہے کہ تہجد ادا کرنا نبی اکرم ﷺ پر فرض تھا جب کہ آپ کی امت کے لیے یہ نفل عبادت ہے۔

قیام اللیل کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ نے رات کو قیام کرنے والے مسلمانوں کا ذکر اس محبت اور خصوصیت کے ساتھ کیا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ رب کریم یہ چاہتا ہے کہ اس کا بندہ رات کو قیام مختصر یا طویل جتنا بھی ہو کرے۔ چنانچہ فرمایا:

اَلصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْمُنْفِقِيْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ (آل عمران:۱۷)

"صبر کرنے والے، سچ بولنے والے، عبادت میں لگے رہنے والے، (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے والے، اور سحر کے وقت معافی طلب کرنے والے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور جگہ پر اہلِ ایمان کی قیام اللیل کی کیفیت کا اس طرح اظہار فرمایا:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (السجدہ:۱۶)

"ان کے پہلو ان کے بستروں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

ایک اور جگہ فرمایا:

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ.

(الذاریات:۱۸،۱۷)

"وہ راتوں کو کم ہی سوتے تھے پھر وہ رات کو پچھلے پہروں میں استغفار کرتے تھے۔"

عبادالرحمٰن کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا. (الفرقان:٦٤)

"(رحمٰن کے وہ خالص بندے) جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔"

اہلِ ایمان کی صفتِ قیام اللیل کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے مقابلے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرک کی تحقیر و تذلیل کرتے ہوئے استفہامیہ انداز میں فرمایا:

اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ الَّيۡلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَحۡذَرُ الۡاٰخِرَةَ وَيَرۡجُوا رَحۡمَةَ رَبِّهِ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ. (الزمر:۹)

''کیا (اس شخص کا انجام کسی مشرک جیسا ہوسکتا ہے) جو اللہ کا فرماں بردار ہو، رات کے اوقات میں کھڑا رہتا اور سجدہ کرتا رہتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے ہوئے ہو؟ کہہ دیجئے کیا اہلِ علم اور جہل والے (کہیں) برابر ہوتے ہیں اور نصیحت وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو اہلِ عقل ہیں''۔

فرض نمازوں کے بعد افضل نماز:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

افضل الصلوٰة بعد الفريضة صلوٰة الليل

''فرض نمازوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔'' (مسلم:۲۷۵۵)

ایک روایت میں ہے:

افضل الصلوٰة بعد الصلوٰة المكتوبة: الصلوٰةُ فى جوف الليل

''فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز نصف شب میں پڑھی جانے والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز (تہجد) ہے۔" (مسلم:۲۷۵٦)

جنت میں داخلے کا سبب:

نبی اکرم ﷺ نے اہلِ ایمان کو مخاطب کر کے فرمایا:

"اے لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، رات کو نماز پڑھو جب سارے لوگ سو رہے ہوں اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔"

(صحیح سنن ترمذی للالبانی:۲۴۸۵۔ ریاض الصالحین:۸۴۹)

رات کو جاگنے اور جگانے والے زوجین کے لیے دعائے نبوی:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اللہ اس مرد پر رحم کرے جو رات کو اٹھے اور نوافل ادا کرے، اپنی بیوی کو جگائے اور وہ بھی نوافل ادا کرے اور بیوی اٹھنے میں سستی کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک کر اسے جگائے۔ اللہ رحم فرمائے اس عورت پر جو رات کو اٹھے اور نوافل ادا کرے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اور وہ بھی نوافل ادا کرے، اگر شوہر اٹھنے میں سستی کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک کر اسے جگائے۔

(ابوداؤد:۱۳۰۸،۱۴۵۰۔ نسائی:۳/۲۰۵۔ ابنِ ماجہ:۱۳۳٦)

فتنوں سے بچنے کے لیے:

نبی اکرم ﷺ ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا: لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ، سبحان اللہ!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس رات کیا کیا فتنے نازل ہو رہے ہیں اور کیسے کیسے خزائن ظاہر ہو رہے ہیں! کاش کوئی حجرے والیوں کو جگا دے۔ بہت سی وہ عورتیں جو آج دنیا میں لباس پہنے ہوئے ہیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

(بخاری:۷۰۶۹،۱۱۵،۱۱۲۶،۶۲۱۸۔ترمذی:۲۱۹۶)

رب کریم کی قربت کا خصوصی ذریعہ:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

يَنْزِلُ رَبُّنا تبارك وتعالىٰ كلَّ ليلةٍ الى السماءِ الدنيا حينَ يبقى ثُلُثُ الليلِ الآخِرِ ويقولُ مَنْ يدعولي فاستَجيبُ لهُ ، من يَسْأَلَني فاعطِيَهُ ، ومنْ يستغفِرُ لي فاغْفِرَ لَهُ

”ہمارا رب ہر رات جب آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے تو آسمانِ دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے کچھ مانگتا ہے کہ میں اس کو دوں؟ کون مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے کہ میں اس کے گناہ معاف کر دوں۔“

(بخاری:۶۳۲۱۔ابوداؤد:۱۳۱۵۔مسلم:۷۵۸۔نسائی:۷۷۶۸)

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”رات کی ایک گھڑی ایسی ہے جس میں بندہ مومن اللہ سے دنیا و آخرت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلائی طلب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرما دیتا ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب فی اللیل ساعۃ مستجاب فیہا الدعاء، ح:۷۵۷)

ایک اور روایت میں ہے:

"رات کے آخری حصے میں رب اپنے بندے کے بہت قریب ہوتا ہے لہٰذا اگر اس وقت اللہ کو یاد کرنے والوں میں شامل ہونے کی ہمت کر سکو تو کرو۔"

(صحیح سنن ترمذی للالبانی:۲۸۳۳)

بیداریِ قلب کا باعث:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جس نے نمازِ تہجد میں سو آیات تلاوت کیں وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔" (مستدرک حاکم:۱۱۶۱)

انبیاء وصالحین کا طریقہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

علیکم قیام اللیل فانه دأب الصالحین قبلَکُمْ، وهو قربةٌ لکم الیٰ ربِکم و مَکْفَرَةٌ للسیأتِ ومَنْهَاةٌ عنِ الاثمِ

"قیام اللیل کی پابندی کرو کیوں کہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ اور شعار رہا ہے اور یہ تمہارے رب کی قربت کا وسیلہ ہے اور یہ گناہوں کو مٹانے والی ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاصی سے روکنے والی ہے۔'' (ترمذی، کتاب الدعوات: ۳۵۴۹)

• عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کے نزدیک سب سے محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے محبوب روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ سیدنا داؤد علیہ السلام نصف رات سوتے تھے اور تہائی رات نماز پڑھتے تھے اور پھر رات کا چھٹا حصہ سوتے تھے اس طرح وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔ (بخاری: ۱۱۳۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پسند کیا کہ ان کی امت کے صالح لوگ بھی قیام اللیل کیا کریں چنانچہ آپ نے عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک خواب سنا تو فرمایا:

''عبداللہ صالح آدمی ہے اگر وہ رات کی نماز پڑھا کرے۔''

(بخاری: ۳۷۳۹۔ مسلم: ۲۴۷۹)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے تو انہیں فرمایا: کیا تم لوگ تہجد کی نماز پڑھتے ہو؟ ...... (بخاری: ۴۷۲۴)

نمازِ تہجد کا وقت: www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پہلے حصے میں سو جاتے اور رات کے آخری حصے میں اٹھتے اور نماز ادا کرتے۔ (بخاری: ۱۱۴۶۔ مسلم:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۳۹ے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رات کے جس حصے میں چاہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھ لیتے۔ (بخاری، کتاب التہجد: ۱۱۴۱)

نمازِ تہجد کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر فجر کی نماز شروع ہونے تک ہے۔

تہجد یا قیام اللیل کی تعدادِ رکعات:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں تہجد گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ آپ چار، چار رکعات ادا فرماتے پس ان کی لمبائی اور خوب صورتی کے متعلق مت پوچھو وہ کتنی حسین اور کتنی لمبی ہوتی تھیں پھر آپ تین وتر ادا کرتے۔ (بخاری: ۱۱۴۷)

بعض روایات میں تیرہ، بعض میں سات، بعض میں نو رکعت کا بھی ذکر ہے۔ (دیکھیے صحیح بخاری: ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰)

قیام اللیل (تہجد) کی جماعت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام اللیل کی کبھی جماعت نہیں کرائی سوائے رمضان کی راتوں کے۔

ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ آپ نے [illegible] روزے تک قیام نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروایا اور اس رات جب قیام کروایا تو اتنی لمبی قرأت کی کہ پہلی رات کا ایک تہائی حصہ اور دوسری رات کا آدھا حصہ قیام ہی میں گزر گیا...... اور جب تیسری رات آپ نے قیام کی جماعت کروائی تو اتنی لمبی تلاوت کی کہ ہمیں یہ خوف لاحق ہو گیا کہ کہیں ہم فلاح ہی سے محروم نہ رہ جائیں۔ راوی کہتے ہیں، میں نے عرض کیا: فلاح سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: سحری کھانا۔

(صحیح ابن خزیمہ: ۳/ ۳۳۸ تحقیق الاعظمی)

رمضان کی راتوں کا یہی وہ قیام ہے جسے تراویح بھی کہا جاتا ہے۔

نمازِ تہجد باجماعت کبھی بھی رسول اللہ ﷺ نے نہیں پڑھائی اور نہ ہی نمازِ استسقاء، نمازِ خسوف وکسوف کے علاوہ کسی اور نماز کو باجماعت ادا کرنے کا احادیث سے ثبوت ملتا ہے۔ البتہ دورانِ نماز اگر کوئی دوسرا آ کر ساتھ مل گیا یا پاس موجود ہونے کی وجہ سے اسے بھی ساتھ کھڑا کر لیا گیا تو یہ اور بات ہے چنانچہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک بار ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں سوئے جوان کی خالہ بھی تھیں، مقصد یہ تھا کہ رات کو نبی اکرم ﷺ کا معمول ملاحظہ کریں، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ تہجد (قیام اللیل) کے لیے کھڑے ہوئے تو یہ بھی وضو کر کے ساتھ آ کر کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کی۔ (بخاری: ۸۵۹ مسلم: ۱۷۹۹)

ایک بار انس رضی اللہ عنہ کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلایا۔ کھانے کے بعد آپ نے انس رضی اللہ عنہ، ان کی دادی اور ایک یتیم بچے کو اپنے پیچھے صف بنوا کر دو رکعت نفل نماز پڑھائی۔ (بخاری: ۳۶۰)

بعض لوگ ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے ہر نفل نماز کے لیے جماعت کروانا جائز سمجھتے ہیں اور پھر بہت سی نمازوں کو باجماعت فرض نماز کی طرح ادا بھی کرتے ہیں مثلاً

☆ نمازِ تہجد کی باقاعدہ جماعت کروانا

☆ تربیتی واجتماعی پرگراموں میں تہجد، چاشت، تسبیح نماز کی جماعت کرانا

☆ لوگوں کو اجتماعی نماز کے لیے دعوت دے کر اکٹھا کرنا جیسے رمضان کی راتوں میں شب بیداری کرنا اور تراویح کے علاوہ بھی نفل ادا کرنا وغیرہ۔

ان حضرات کا استدلال کئی وجوہ سے درست نہیں جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔

قیام اللیل میں موجود بعض حکمتیں اور فوائد:

☆ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے خصوصی طور پر قریب ہونا گو وہ ہر وقت اپنے بندے کے قریب رہتا ہے۔

☆ مومن بندے کا اپنے رب تعالیٰ سے قربِ خاص تہجد کے ذریعے حاصل کرنا

☆ رات یک سوئی کے لیے بہترین ہوتی ہے۔ اللہ کی عبادت میں پوری توجہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہماک رہتا ہے کیوں کہ کائنات کی ہر جان دار چیز سو رہی ہوتی ہے۔

☆ رات کو تنہائی اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز کرنے کے لے سازگار رہوتی ہے۔

☆ رات کو آہ وزاری کرنے میں ایک اچھوتا مزا ہے جسے صاحبِ دل اور شبِ بیدار شخص ہی جان سکتا ہے۔

☆ ہم لوگوں سے اپنے خاص اور قریبی تعلقات بنانے کے لیے بھی انفرادی ملاقات ہی کو ترجیح دیتے ہیں، لہٰذا اپنے خالق سے ذاتی تعلق کو محبت، رغبت اور شوق کے ساتھ استوار کرنے کے لیے یہ انفرادی عبادت ہی موزوں ہوسکتی تھی۔

☆ تھوڑی دیر سونے کے بعد اٹھنے سے ذہن تروتازہ ہوتا ہے، جسم اپنی تھکن دور کر کے چست ہو جاتا ہے گویا پوری ذہنی اور جسمانی تیاری کے بعد بارگاہِ الٰہی میں حاضری دینے اور اس سے ملاقات کرنے کا اہتمام ہوتا ہے۔

☆ رات کے سناٹے میں کسی دوسرے کے مخل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جب کہ دن کو لوگ اور دیگر چیزیں اور آوازیں خواہی نخواہی نماز میں خلل ڈالنے کا باعث بن جاتی ہیں۔

☆ جب لوگ سو کر آرام کر رہے ہوں، اس وقت اللہ کا بندہ پروانے کی طرح بے تاب ہو کر نرم گرم بستر سے اٹھے، وضو کرے اور اپنی پیشانی اس کے حضور سجدہ ریز کرے، اپنی مسکنت اور عاجزی، اپنی بے چارگی اور احتیاج اس کے سامنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبانِ قال اور زبانِ حال سے رو رو کر رکھ دے تو اس صورت میں اللہ کو بندے پر پیار بھی آئے گا اور ترس بھی۔

☆ رات کی یہ عبادت ہر قسم کے ریا سے پاک ہوتی ہے۔

یاد رہے کہ فرض نمازوں میں ریا نہیں ہوتی کہ وہ فرض ہیں لہٰذا وقت آنے پر سب کے سامنے ادا کرنی ہی چاہییں لیکن نفل نمازوں میں ریا کرنا مستحسن نہیں الا یہ کہ کوئی حقیقی ضرورت متقاضی ہو۔

☆ نبی اکرم ﷺ نے تہجد کے لیے مسجد میں جا کر ادا کرنے کی کوئی تاکید نہیں کی اس لیے اس کا بہترین مقام گھر ہی ہے البتہ مسجد میں ادا کی جا سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مروجہ شب بیداریاں

ہمارے معاشرے میں قیام اللیل جیسی عظیم عبادت کا نام ''شب بیداری'' عام رائج ہے اور جو شخص قیام اللیل کرے اسے ''شب زندہ دار'' کہا جاتا ہے، جیسے کہ اقبال نے بھی اپنی ایک رباعی میں کہا ہے ؎

ترے آسمانوں کے تاروں کی خیر
زمینوں کے شب زندہ داروں کی خیر

نام سے بظاہر کچھ فرق نہیں پڑتا لہٰذا ''شب بیداری'' کہنے میں کچھ حرج نہیں البتہ یہ ضرور ہے کہ ''قیام اللیل'' نام کے استعمال کرنے سے صرف رات کی عبادت تہجد، تلاوت وغیرہ ہی ذہن میں آتے ہیں لیکن ''شب بیداری'' لفظ استعمال کرنے سے اس میں بہت سی غیر مسنون چیزیں بھی تصور میں آتی ہیں اور خالص تہجد ونوافل کی بجائے دورِ حاضر کی قسمہا قسم شب بیداریوں کا نقشہ تصور میں لہرانے لگتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں ان شب بیداریوں کی درج ذیل مختلف صورتیں رائج ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ رمضان کے آخری عشرے یا آخری طاق راتوں میں مل کر جاگنا

☆ شب برات، شب معراج، میلاد النبی یعنی ۱۲ ربیع الاول کی رات کو لوگوں کا اکٹھے ہو کر جاگنا اور نوافل وغیرہ پڑھنا۔

☆ بعض اہلِ تصوف کا مہینے میں ایک بار یا ایک ہفتے میں ایک بار رات کو اجتماعی یا انفرادی شب بیداری کر کے مختلف مراقبے کرنا

☆ بعض جماعتوں کا اپنے ارکان پر بعض راتوں میں اجتماعی شب بیداری کو لازم قرار دینا

☆ ان شب بیداریوں کے لیے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو دعوت دینا

☆ دعوتی کارڈ وغیرہ چھپوا کر یا فون کر کے لوگوں کو آگاہ کرنا

☆ آمد و رفت کے لیے گاڑیوں کا انتظام کرنا

☆ شب بیداری کی جانے والی جگہ پر روشنیوں کا اہتمام کرنا

☆ حاضرین کے کھانے پینے، بیٹھنے، نیز ان کی سہولت کے لیے حسبِ موسم پنکھے، ہیٹر، دریاں، کرسیاں، خیمے، آواز پہنچانے کے لیے مائیک وغیرہ کا انتظام کرنا

☆ ہال بک کروانا یا کسی پارک میں انتظام کرنا، جب کہ بعض لوگ مساجد یا بعض گھروں میں ''شب بیداری'' کا انتظام کرتے ہیں۔

☆ مردوں ہی کے لیے نہیں بلکہ عورتوں کے لیے بھی الگ یا مخلوط انتظامات کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شب بیداری میں کی جانے والی عبادات:

☆ نوافل ادا کرنا

☆ نمازِ تسبیح پڑھنا

☆ درود شریف یا کسی خاص کلمے کا ورد کرنا

☆ موت کا مراقبہ کرنا

☆ مدینہ منورہ میں حاضری کا مراقبہ کرنا

☆ محفلِ شبینہ کا انعقاد کرنا

☆ وعظ و نصیحت کرنا

☆ انبیاء وصلحا کے واقعات پڑھ کر سنانا

☆ نعتیں، قوالیاں اور مرثیے پڑھنا

☆ تصورِ شیخ کا مراقبہ کرنا

☆ اجتماعی اعتکاف کرنا

☆ رمضان ہو تو قضا عمری ادا کرنا

بعض لوگوں نے شب بیداری کے لیے دوسرے نام بھی وضع کر رکھے ہیں جیسے شب وجدان وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان امور کا شرعی جائزہ:

شبینہ:

ہمارے یہاں رمضان کی آخری تین راتوں میں اسپیکر پر مسلسل قرآن حکیم کی تلاوت کی جاتی ہے جس میں باری باری مختلف قاری صاحبان حصہ لیتے ہیں۔

☆ نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام اور تابعینِ عظام نے کبھی شبینہ نہیں کروایا۔ لہٰذا یہ ایک غیر مسنون کام ہے۔

☆ قرآن حکیم کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر، ایک ایک لفظ کو واضح کر کے پڑھنا چاہیے تاکہ سننے والے اسے سمجھ سکیں لیکن اکثر قاری حضرات تیز تیز پڑھتے ہیں۔

☆ تلاوت قرآن کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ دورانِ تلاوت آیات پر غور و تدبر کیا جائے لیکن شبینہ میں کی جانے والی قرأت میں اس کا اہتمام ہو ہی نہیں سکتا۔

☆ عموماً قرا حضرات کو معاوضہ دے کر بلایا جاتا ہے یا بعد میں انعام و اکرام کے نام پر دیا جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں یہ تلاوت کرنے پر اجرت وصول کرنا ہے جب کہ عبادات پر اجرت وصول کرنا جائز نہیں ہے۔

☆ جب سے اسپیکر کا رواج ہوا ہے شبینہ لاؤڈ اسپیکر پر کیا جاتا ہے، چنانچہ مسلسل اسپیکر سے آنے والی آواز کی وجہ سے اہل محلہ کی نیند خراب ہوتی ہے اور بیماروں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص طور پر پریشانی اٹھانا پڑتی ہے۔ جب کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔ (مسلم، کتاب الایمان)

☆ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں انفرادی عبادت اور دعا کرنا مسنون ہے لیکن اسپیکر پر تلاوت کی آنے والی آواز گھر میں رہ کر عبادت و دعا کرنے والے کے آڑے آتی ہے اور یکسوئی میں خلل ڈالتی ہے۔

مولانا خالد سیف رحمانی دیوبندی لکھتے ہیں:

بعض حضرات کا خیال ہے کہ سہ شبی شبینہ میں کوئی مضائقہ نہیں اور وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں جس میں کم از کم تین دنوں میں ختم قرآن کا حکم ہے مگر یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے حدیث میں یہ حکم ان لوگوں کے بارے میں ہے جو انفرادی طور پر قرآن حکیم کی تلاوت کریں، جماعت کے ساتھ اس طرح اور اس مقدار میں قرآن مجید پڑھنے کی اجازت ہوتی تو ضرور تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے استحباب یا جواز بنانے کے لیے ایسا شبینہ پڑھا ہوتا۔

(جدید فقہی مسائل ص:۱۲۲)

قضا عمری ادا کرنا:

صحابہ کرام، تابعین عظام اور علمائے سلف کے ہاں نماز قضا کرنے کا کوئی تصور نہیں تھا۔ لوگ یہ خوب جانتے تھے کہ جو شخص نماز جان بوجھ کر چھوڑ دے وہ کافر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتا ہے۔ ایک مسلمان کے مسلمان ہونے کی پہچان نماز کی ادائیگی تھی۔ مساجد میں باقاعدہ جائزہ لیا جاتا تھا کہ فلاں شخص مسجد میں کیوں نہیں آسکا؟ ان کی جب کوئی نماز اشد مجبوری کے تحت رہ جاتی تو وہ اس مجبوری سے چھٹکارا پانے ہی سب سے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز ادا کرتے تھے اور یہ اسوہ نبوی بھی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ عہدِ صحابہ یا بعد کے ادوار میں قضائے عمری کا کوئی تصور نہیں ملتا۔ یہ رواجی عبادت اس دور میں شروع ہوئی جب لوگوں نے نماز کی اہمیت سے اغماض برتا اور یہ سمجھا کہ نماز نہ پڑھ کر بھی وہ مسلمان ہی رہیں گے۔ لہٰذا قضا عمری انفرادی طور پر پڑھنا یا اکٹھے ہو کر پڑھنا بدعت ہے اور اس کا کوئی طریقہ بھی جائز نہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: قضا نماز اور قضا عمری)

نعتیں، قوالیاں اور مرثیے پڑھنے کے لیے شب بیداری کرنا:

عہد رسالت میں اور بعد ازاں تابعین اور علمائے سلف کے ادوار میں بھی نعتیں، قوالیاں اور مرثیے پڑھنے کے لیے لوگوں کو نہ دن کو اکٹھا کیا جاتا تھا نہ رات کو، البتہ نعت پڑھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں اپنا منبر رکھا کرتے اور ان سے فرماتے: کہو! جبریل تمہارے ساتھ ہیں۔

سیدنا حسان رضی اللہ عنہ ایسی نعت کہتے جس میں شرک نہیں ہوتا تھا، نبی اکرم ﷺ کے دشمنوں کی بھرپور ہجو ہوتی تھی۔ دوسرے اس وقت اصل مقصد کفار کی ہجو یہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گستاخانہ شاعری کا جواب دے کر ان کا مقابلہ کرنا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

قاتلوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم

"مشرکوں سے قتال کرو اپنے مال سے، اپنی جانوں سے اور اپنی زبانوں سے۔" (نسائی)

نیز آپ ؐ نے فرمایا:

"قریش کے کافروں کی ہجو کرو کیوں کہ ہجو ان پر تیر پھینکنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔" (مسلم: ۲۴۹۰۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: شعر اور شاعر)

یہ بھی حقیقت ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اذان کی طرح کبھی اونچی آواز سے نعت نہیں پڑھی لہٰذا درست طریقہ یہ ہے کہ نعت اتنی اونچی آواز سے پڑھی جائے جسے حاضرین تو سن سکیں لیکن مساجد کے باہر اہل محلہ تک یہ آوازیں نہ پہنچیں۔ سبب یہی کہ ایک تو لوگوں کے آرام میں خلل آئے گا دوسرے نبی اکرم ﷺ نے تو ایسا نہیں کیا۔ رہیں قوالیاں تو یہ ساز ہونے کی وجہ سے جائز نہیں ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے طاؤس و رباب)

مرثیے پڑھنا یا مرنے والوں کی منقبت بیان کر کے حاضرین کو رلانا اسلام نے ممنوع قرار دیا ہے، اسے نوحہ بھی کہا جاتا ہے۔ لہٰذا انبیاء، صحابہ اور صلحاء کی تعریف پیرائے میں جس میں مبالغہ نہ ہو، پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ مقصد تقلید حضرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح حاضرین کو رلانا نہ ہو لیکن اس کے لیے اسپیکر استعمال کرنا یا مساجد کے اسپیکر استعمال کرنا درست نہیں، کسی جگہ تنہا یا اجتماع کی صورت میں ایسا کیا جا سکتا ہے۔

اجتماعی اعتکاف:

نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام نیز بعد کے علمائے سلف نے کبھی بھی اجتماعی اعتکاف نہیں کیا اور نہ ہی کبھی شہرِ اعتکاف بسایا، البتہ اپنا اپنا خیمہ لگا کر مسجد میں الگ الگ اعتکاف کرنا سنت ہے۔

اعتکاف کا مطلب ہی لوگوں سے کٹ کر ایک جگہ جم کر بیٹھنا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ لوگوں کے درمیان رہنے سے تو اعتکاف کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے لہٰذا اجتماعی اعتکاف کرنے والوں کا مل کر شب بیداریاں کرنا شرعاً مسنون نہیں ہے۔

تلاوت، اذکار اور دعا کرنے کے لیے شب بیداریاں کرنا:

نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام اور تابعین عظام نے قرآن حکیم کی تلاوت کسی خاص کلمے کا ورد، یا دعا و اذکار کرنے کے لیے کبھی اجتماع نہیں کیا نہ دن کو نہ ہی رات کو۔ لہٰذا شب بیداری میں یہ تمام کام کرنا بھی غیر مسنون ہے۔ یا درہے قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہوئے اگر کوئی دوسرا آدمی بھی تلاوت سننے بیٹھ جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یا اس کا معمول بھی تلاوت کرنے کے لحاظ سے یہی وقت ہے تو ایسا کرنا درست ہے۔

اسی طرح قرآن حکیم سمجھنے سمجھانے اور پڑھنے پڑھانے کے لیے اکٹھے ہونا نہ صرف جائز بلکہ مطلوب ہے تاکہ اس کے تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رہے۔

(مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: قرآن خوانی)

مراقبہ کرنا:

مراقبہ سے مراد اگر یہ ہو کہ اپنا محاسبہ کیا جائے اور اپنا جائزہ لیا جائے کہ نفس کی حالت کیا ہے؟ گزشتہ کارکردگی نیکی کرنے کے حوالے سے کیسی رہی؟ اور آئندہ اپنی اصلاح کیسے کی جائے تو یہ ایک جائز بلکہ مطلوب عمل ہے اور ایک مسلمان کو ایسا اکثر و بیشتر کرتے رہنا چاہیے۔ یہ ایک انفرادی عمل ہے اور کسی وقت بھی اپنا جائزہ لیا جا سکتا ہے بلکہ تنہائی اور یک سوئی اس کے لیے مناسب ہوتی ہے۔

اگر مراقبہ سے مراد وہ مراقبہ لیا جائے جو دورِ حاضر میں صوفیاء کی اصطلاح کے طور پر ایک خاص طریقے سے کچھ پڑھنا یا اپنے آپ میں کھو جانا ہو یا روشنیوں، رنگوں اور تصورِ شیخ پر توجہ مرکوز کی جائے تو یہ سب غیر مسنون بلکہ بدعت اور گمراہی ہے۔ سنت میں ان کاموں کا اشارہ تک نہیں ملتا لہٰذا مراقبے کے نام پر ہونے والی تمام شب بیداریاں ناجائز ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اجتماعی طور پر حاضرین سے کچھ دیر کے لیے بتیاں بند کر کے مراقبہ کروانا بھی غیر مسنون ہے۔

وعظ ونصیحت کرنا:

بعض لوگ رات کو درس یا وعظ ونصیحت کی محافل کا انعقاد کرتے ہیں اور لوگوں کو رات گئے تک جگائے رکھتے ہیں۔ اگر رات اس کام کے لیے رکھی گئی کہ ان تمام لوگوں کے پاس دن کو کوئی وقت نہیں ہوتا تو پھر ایسا کرنا درست ہے۔ اور اگر رات صرف شب بیداری کرنے کے لیے رکھی گئی یا اس لیے رکھی گئی کہ رات کو جگمگ کرتی روشنیوں میں جاگنا اور وعظ ونصیحت کرنا اچھا لگتا ہے تو یہ سب سراسر تکلف ہے۔ اگر وعظ ونصیحت کی مجلس اسپیکر کے ذریعے قائم کی گئی تو یہ اہلِ محلّہ کو بے آرام کرنے والی بات ہے۔ جس کا نقصان اور قباحت پہلے گزر چکی ہے۔

وعظ ونصیحت کے لیے اللہ تعالیٰ نے دن بنایا ہے البتہ چند افراد یا دوست یا رشتہ دار باہم مل کر رات کو کوئی علمی مذاکرہ وغیرہ کریں تو اس کا جواز ہے لیکن عوام کو دعوت دے کر بلانا، رات کو خواہ مخواہ انہیں جگا جگا کر تھکانا کوئی معقول طریقہ نہیں اور نہ ہی یہ اسوۂ نبوی ہے۔

نیز وعظ ونصیحت شرعاً تھوڑے وقت پر مشتمل ہونا چاہیے تا کہ لوگ اکتا نہ جائیں، انہیں زبردستی روکنا یا انہیں طویل وعظ ونصیحت کی مجلسوں میں آنے پر مجبور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا بھی غیر مسنون فعل ہے۔ہاں جو شخص باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے کچھ گھنٹے یا کچھ وقت اپنے استاد سے طے کر لے تو یہ طریقہ جائز و معقول ہے اور اس کی ضرورت بھی ہے۔

نماز تسبیح یا نمازِ تہجد وغیرہ کے لیے اجتماعی شب بیداری کرنا:

نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام اور تابعین نے نمازِ تسبیح ادا کرنے یا دیگر نفل نمازوں کے لیے سوائے استسقا، کسوف، خسوف اور تراویح نماز کے لوگوں کو دعوت نہیں دی، یہ تمام کام انفرادی طور پر کیے ہیں۔

ان میں سے بعض کام بعض مواقع پر کیے گئے ہیں لیکن ان کی نوعیت اور صورتِ حال ان شب بیداریوں سے بہت مختلف تھی مثلاً

(۱) آپ انس رضی اللہ عنہ کی دادی ملیکہ کے گھر گئے تو ان سے کہا کہ میں تمہیں (یعنی تمہاری برکت کی دعا کرنے کے لیے) نماز پڑھا دوں۔چنانچہ انس رضی اللہ عنہ کی دادی نے، انس رضی اللہ عنہ نے اور ایک یتیم بچے نے آپ کے پیچھے صف بنا کر نماز ادا کی۔

(بخاری:۳۸۰۔مسلم:۱۴۹۹)

اس میں آپ نے انس رضی اللہ عنہ کے جان، مال، اولاد اور علم میں برکت کی دعا کی تھی لیکن یہ عمل اجتماعی نفل نماز کی دلیل نہیں بن سکتا جس کی درج ذیل وجوہ ہیں:

☆ آپ نے محلے کے لوگوں کو اکٹھا نہیں بلکہ صرف اہلِ خانہ کے درمیان نماز ادا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اور اہلِ خانہ کے درمیان نفل نماز کبھی کبھار جماعت کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہے۔

☆ کوئی دوسرا شخص آپ کی اتباع کرتے ہوئے کسی کے گھر جا کر برکت کے لیے یا دعا کے لیے نفل نماز کا گھر والوں کو شامل کر کے اہتمام نہیں کر سکتا کیوں کہ آپ کا یہ عمل بحیثیت نبی اور بحیثیت مستجاب الدعوات شخص کے تھا جب کہ عام آدمی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔

☆ خود انس رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو دلیل بنا کر کبھی کسی کے لیے ایسی نماز کا اہتمام نہیں کیا۔

(۲) سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ ایک نابینا صحابی تھے۔ انہوں نے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر کے ایک حصے میں نماز ادا کریں تا کہ آپ کی برکت اس جگہ کو حاصل ہو اور میں اس جگہ کو جائے نماز بنا لوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ کی آمد کا سن کر محلے کے اور مسلمان بھی آ گئے۔ چنانچہ آپ کے ساتھ موجود مسلمانوں نے بھی نماز ادا کی۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے بخاری: ۱۱۸۶)

اس کو بھی اجتماعی نفل نماز کے لیے درجِ ذیل وجوہات کی بنا پر دلیل نہیں بنایا جا سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ یا آپ ﷺ نے یا کسی اور شخص نے لوگوں کو نماز کے لیے دعوت دے کر نہیں بلایا۔

☆ یہ نماز نفل تھی یا فرض، حدیث کے الفاظ سے اس کا بھی پتا نہیں چلتا۔

☆ کسی کے ہاں برکت کے لیے کوئی عام شخص کیا صحابہ بھی نماز ادا نہیں کرتے تھے یہ نبی اکرم ﷺ کا اختصاص تھا۔

(۳) نبی اکرم ﷺ کے ہاں ایک رات عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سوئے تاکہ آپ کی رات کی نماز کا انداز اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں لہٰذا ان کی باری کی رات آپ وہاں سوئے۔ رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لیے بیدار ہو کر وضو کر کے نماز کے لیے کھڑے ہو گئے تو ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بھی آپ کے پہلو میں کھڑے ہو گئے اور تہجد آپ کے ساتھ ادا کی۔

(دیکھیے بخاری: ۱۱۷، ۶۹۷)

اس واقعے سے بھی رات کی نماز کی جماعت اور لوگوں کو دعوت دینے کی دلیل درجِ ذیل وجوہات کی بنا پر نہیں لے سکتے:

☆ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نماز ادا کرنے کے لیے اپنے ہاں نہیں بلایا تھا، یہ تو ان کا اپنا اشتیاق تھا کہ آپ کی رات کی نماز کا انداز ملاحظہ کریں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی تہجد کے لیے کسی شخص کو دعوت نہیں دی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اگر ایک شخص نفل پڑھ رہا ہے اور ساتھ کوئی دوسرا شخص بھی آ کھڑا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کیوں کہ یہ باقاعدہ جماعت یا باقاعدہ دعوت دے کر جماعت کرانے کے مترادف نہیں ہے۔

(۴) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں ایک حجرہ بنا لیا یا اوٹ بنا لی جو غالباً بورے کی تھی۔ آپ نے کئی رات اس میں نماز (نفل) پڑھی۔ صحابہ میں سے بعض حضرات نے بھی ان راتوں میں آپ ﷺ کی اقتدا کی۔ آپ ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپ بیٹھ رہے یعنی نماز موقوف کر دی پھر برآمد ہوئے اور فرمایا: تم نے جو کچھ کیا مجھ کو معلوم ہے لیکن لوگو! تم اپنے گھروں میں نماز پڑھتے رہو کیوں کہ آدمی کی بہتر نماز وہی ہے جو اس کے گھر میں ہو مگر فرض (اس کا مسجد میں پڑھنا ضروری ہے)۔ (بخاری: ۷۳۱، ۶۱۱۳، ۷۲۹۰)

معلوم ہوا کہ تہجد یا رات کی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

نفل عبادت کے لیے انتظامات کرنا:

نفل عبادت کے لیے لوگوں کو سواریاں مہیا کرنے، دعوت دینے، بینرز وغیرہ لگانے اور دیگر انتظامات کا عہدِ صحابہ اور عہدِ تابعین و عہدِ اسلاف میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔

☆ نبی اکرم ﷺ نے عید کی نماز کے لیے خواتین کو ترغیب دی اور فرمایا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوان، پردے والیاں، حیض والیاں بھی اس کے لیے جائیں حیض والیاں نماز سے الگ رہیں اور اجتماعی دعا میں شریک ہوں تو ایک عورت نے سوال کیا: اگر کسی کے پاس جلباب نہ ہوتو ...... آپ نے فرمایا: اس کی دوسری بہن اس کو جلباب دے دے۔ (مسلم، کتاب العیدین)

☆ اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ فرض عبادات اور شرعاً ضروری امور بجا لانے کے لیے ایک دوسرے کا تعاون کرنا چاہیے وہ رقم کی صورت میں ہو یا کسی اور صورت میں لیکن نفل عبادات کے لیے اجتماع منعقد کرنے اور اس کے لیے رقم خرچ کرنے کی دلیل نہیں ملتی۔

لہٰذا شب بیداریوں کے لیے کسی بھی قسم کا اہتمام و انصرام کرنا اپنے آپ کو اس تکلیف میں ڈالنا ہے جس کا شریعت نے حکم نہیں دیا۔

شب معراج، شب برات، میلا دالنبی وغیرہ کی راتوں کو جاگنا:

نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام نیز تابعین عظام نے ان تمام راتوں کو کوئی عبادت کی نہ دن کو، نہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو ایسا کوئی حکم دیا لہٰذا ان راتوں میں شب بیداری کرنا خود ساختہ فعل ہے بلکہ ان کو منانے کا بھی کوئی حکم یا اشارہ احادیث سے نہیں ملتا۔ لوگوں نے یہ دن اور راتیں از خود مقدس سمجھ لی ہیں اور ان میں نفلی عبادات کو اپنے اوپر لاگو کر لیا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے کتابچے: شب برات احادیث کی روشنی میں، رجب کے کونڈے اور شبِ معراج، عید میلا دالنبی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتماعی شب بیداری کی مزید قباحتیں

☆ اجتماعی شب بیداریاں ریا کا باعث بنتی ہیں جب کہ ریا کرنے سے عمل ضائع ہو جاتا ہے اور ریا کو شرک سے تعبیر کیا گیا ہے۔

☆ عبادت کا مقصد خشوع وخضوع کے ساتھ تزکیہ نفس حاصل کرنا، اور خوف الٰہی کی کیفیت پیدا کر کے اپنے آپ کو سنجیدگی، دیانت داری، نرمی، عاجزی، تحمل، تقویٰ، صبر وشکر کی صفات سے متصف کرنا ہے لیکن اجتماعات میں لوگوں کی گہما گہمی اس مقصد کو پس پشت کر دینے کا باعث بنتی ہے۔

☆ مساجد یا وہ جگہیں جہاں شب بیداریوں کا انتظام کیا جاتا ہے وہاں کے انتظامات کے لیے مشورے، نشستیں، اخراجات کا تخمینہ اور فراہمی سب دردِ سر بن جاتے ہیں جب کہ اتنے لمبے چوڑے جھمیلے تو فرض نمازوں کے لیے بھی اٹھانا ضروری نہیں۔

☆ رات کے وقت روشنیوں کی گہما گہمی میں یا اندھیرے میں ہی سہی نفل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت کا مقصد رب کریم سے قربت اور اخلاص کے ساتھ دعا وغیرہ کا ماحول بنانا ممکن ہی نہیں۔

☆ رب کریم نے اپنی قربت سے بندے کو نوازنے کے لیے رات کا جو فطری ماحول اور تنہائی اور خاموشی کا گہرا سناٹا تجویز کیا ہے وہی اس نفل عبادت کے لیے موزوں ہیں۔ انسان کا اپنی عقل کے بل پر اس کے متضاد کوئی طریقہ ڈھونڈنا ناقص ہی ہو سکتا ہے، کامل ہرگز نہیں ہو سکتا۔

☆ عبادت کا جو انداز نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام نے اختیار نہیں کیا اسے سنت نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ بدعت کہلاتا ہے اور بدعت ضلالت اور ضلالت جہنم میں لے جانے والی چیز ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: بدعت کیا ہے؟)

☆ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تنہا عبادت کرنے سے نیند آ جاتی ہے۔ ایک سے زائد لوگ ہوں تو جاگنا آسان ہو جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم دوسرے لوگوں کو ہمراہ لے کر رات کو جاگیں گے تو اسے اللہ کے ساتھ تنہائی کہا جائے گا یا لوگوں کی ہمراہی؟ یہ کام تو فرض نماز اور درس و تدریس کے اجتماعات سے بھی بخوبی ہو ہی جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب تم میں سے کسی کو اونگھ آنے لگے تو اسے چاہیے کہ سو جائے۔ یہاں تک کہ اس سے اس کی نیند چلی جائے کیوں کہ جب تم میں سے کوئی اونگھتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ استغفار کرنے کی بجائے اپنے آپ کو گالی دے رہا ہو۔(بخاری:۲۱۲۔ مسلم:۷۸۶)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت اٹھے اور قرآن حکیم اس سے صحیح نہ پڑھا جائے اور نہ جانتا ہو کہ کیا کہہ رہا ہے تو اسے سو جانا چاہیے۔(مسلم:۱۸۳۶)

ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں دو ستونوں کے درمیان تنی ہوئی رسی دیکھی، دریافت فرمایا: یہ کیسی رسی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ زینب نے باندھی ہے جب وہ نماز میں (کھڑی کھڑی) تھک جاتی ہے تو اس رسی سے لٹکی رہتی ہے۔آپ ؐ نے فرمایا: نہیں یہ رسی نہیں ہونی چاہیے، اس کو کھول دو۔تم میں سے ہر شخص کو چاہیے جب تک دل لگے نماز پڑھے، تھک جائے تو بیٹھ جائے۔(بخاری:۱۱۵۰)

اللہ تعالیٰ نے یہ فرض نہیں کیا کہ نفل عبادت کے لیے مصنوعی تدبیروں کے ذریعے جاگنے کی کوشش کی جائے۔ بیدار دل کے ساتھ چند لمحوں کی عبادت اس تمام رات کی بیداری سے بہتر ہے جس میں خضوع وخشوع اور تقویٰ کی رمق تک پیدا نہ ہوسکے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم اتنا ہی عمل کرو جتنے کی تم اپنے اندر طاقت پاتے ہو، اللہ کی قسم! اللہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت تک نہیں اکتاتا جب تک تم خود نہیں اکتا جاتے۔'' (صحیح بخاری:۱۵۱)

☆ جتنا روپیہ، صلاحیت، وقت شب بیداری کے ان غیر مسنون اجتماعات پر صرف کیا جاتا ہے وہ سب اسراف کی ذیل میں آتا ہے یہی رقم، صلاحیت اور وقت دورِ حاضر کے ان امور پر صرف کیے جانے چاہییں جو اس وقت امت پر فرض ہو چکے ہیں تاکہ ان کا درست مصرف ہو سکے، اجر بھی ملے اور امت کو اس کا فائدہ بھی پہنچے۔

☆ ان شب بیداریوں کے اجتماعات پر کسی دنیوی تقریب، پکنک کا سا سماں ہوتا ہے، کچھ لوگ عبادت یا درس وتدریس یا مراقبے میں مصروف ہوتے ہیں اور کچھ باتیں کرتے، ٹہلتے، کھاتے پیتے، میں لطف لے رہے ہوتے ہیں جب کہ بعض لوگ انتظامی امور ہی کو نبٹانے کی ذمہ داری نباہ ہو رہے ہوتے ہیں، یوں عبادت کے نام پر عبادت کا حلیہ بگڑ جاتا ہے۔

☆ عبادت میں دنیوی امور یا کافروں کے طریقوں کی مشابہت اختیار کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ جب کہ یہ انگریزوں کے چرچ میں پوجا پاٹ کا انداز بن جاتا ہے۔

☆ عبادت ادا کرنے کے لیے شدِ رحال یعنی اہتمام کر کے سفر کرنا اور دور جانا درست نہیں سوائے تین مساجد مسجد الحرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب فرض عبادات کے لیے ایسا کرنا پسندیدہ نہیں تو پھر نفلی عبادات اور شب بیداریوں کے لیے لوگوں کا گھروں سے نکل کر من پسند لوگوں کے ساتھ جا کر جاگنا، نوافل ادا کرنا یا رات کے وقت درس و تدریس کے لیے سفر کرنا کیسے پسندیدہ ہو سکتا ہے۔

☆ بعض لوگ وعظ و نصیحت کے لیے یا تربیت کے لیے لوگوں کو شب بیداری کی دعوت دیتے ہیں۔

یاد رہے کہ اس مقصد کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے دن بنایا ہے رات ان کاموں کے لیے موزوں نہیں ہے ۔ کیوں کہ رات کو انتظام کرنے میں دن کی نسبت زیادہ مشکل پیش آتی ہے اور خرچ بھی زیادہ ہوتا ہے ۔ اگر وعظ و نصیحت یا تربیت کے لیے دن کو وقت نکالنا مشکل ہو تو کبھی کبھار ایسا کیا جا سکتا ہے لیکن اسے پھر شب بیداری نہیں بلکہ تربیتی نشست یا کوئی دیگر نام دینا چاہیے۔

☆ شب بیداریوں کے لیے خواتین کا گھروں سے باہر نکلنا مردوں کی نسبت زیادہ قباحتوں کا باعث ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا کہ وہ رات کے اندھیرے کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کریں، جیسے کہ سورہ فلق میں ارشاد ہے:

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور رات کے اندھیرے کے شر سے (پناہ مانگتا ہوں) جب وہ چھا جائے۔"

معلوم ہوا کہ رات کے اندھیرے میں شر غالب ہوتا ہے لہٰذا رات کے وقت دنیوی کام کرنا یا ان عبادات کے لیے گھروں سے نکلنا جن کو ادا کرنے کے لیے رات کا وقت شریعت نے تجویز نہیں کیا، اپنے آپ کو شر میں جھونکنا ہے، خصوصاً عورتوں اور بچوں کو تو اس شر سے بچانا چاہیے لیکن ہمارے معاشرے میں اس وقت خواتین میں شب بیداریوں کے لیے دور دراز علاقوں میں جانے کا رواج عام ہو رہا ہے۔

☆ نفلی عبادت میں جس قدر اخفاء سے کام لیا جائے پسندیدہ ہے اس لیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت نماز پڑھو جب سب سو رہے ہوں اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ (صحیح سنن ترمذی للالبانی: ۲۴۸۵)

یعنی کسی کو پتا بھی نہ چلے کہ تم رات کو اٹھ کر عبادت کر رہے ہو۔

آپ ﷺ نے صرف شوہر اور بیوی کو ایک دوسرے کو جگانے کی تاکید کی لیکن یہ نہیں فرمایا کہ دوسروں لوگوں کو بھی جگا لیا کرو لہٰذا دوسروں کو اس مقصد کے لیے اپنے ساتھ شامل نہیں کیا جائے گا۔

صحابہ کرام ریا کے معاملے میں اس قدر محتاط تھے کہ ان کی نفل نمازوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کی نمازِ تہجد ادا کرنے کا تذکرہ احادیث میں بہت کم ملتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نفلی صدقے کے متعلق بھی فرمایا:

اِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

''اگر تم اس (صدقے) کو خفیہ رکھو اور محتاجوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو روزِ قیامت عرشِ الٰہی کے تلے جگہ ملنے کی خوش خبری دی جس نے صدقہ دائیں ہاتھ سے اس طرح دیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی۔ (بخاری: ٦٦٠۔ مسلم: ١٠٣١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف فتاویٰ

مولانا عبید اللہ عفیف سے جب یہ مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے اس کا تفصیلی جواب دیا۔ انہوں نے کہا:

صورتِ مسئولہ میں دو باتیں قابلِ لحاظ ہیں اول یہ کہ باجماعت نفل ادا کرنا۔ دوم نفل نماز کا خاص وقت یا معین مہینہ میں اس کا خصوصی اہتمام کرنا اور اس پر دوام و اصرار۔

پہلی بات بلاشبہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے جیسا کہ آپ کے ساتھ عبداللہ بن عباس نے آپ کے گھر میں نمازِ تہجد ادا کی۔ دوسرے عتبان بن مالک کا واقعہ محمد بن ربیعہ سے منقول ہے۔ ان احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے کہ نوافل کی جماعت کرانا جائز ہے مگر یہ اتفاقی امر ہے مثلاً یہ کہ ایک آدمی نفل نماز پڑھ رہا ہے، اتنے میں دوسرا آدمی دیکھتا ہے کہ مولوی صاحب یا حافظ صاحب نفل پڑھ رہے ہیں تو وہ بھی ساتھ شامل ہو جائے تو یہ درست ہے لیکن اس کا اہتمام کرنا، اعلانات اور دوسری تشویقات و ترغیبات کے ذریعہ مردوں اور عورتوں کو اکٹھا کر کے نوافل کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باجماعت بالدوام ادا کرنا نہ صرف جائز نہیں بلکہ بدعت ہے۔ جیسا کہ اس روایت سے ثابت ہے کہ مجاہد کہتے ہیں جب ہم مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس تشریف فرما تھے۔ اس وقت کچھ لوگ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی اس نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ بدعت ہے۔ (بخاری)

حالاں کہ یہ نماز متعدد احادیث صحیحہ کی رو سے ثابت ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اسے بدعت کہنے سے مراد یہ تھی کہ نماز چاشت کو مسجد میں ظاہر کر کے پڑھنا اور اس کے لیے جماعت اور اجتماع کا اہتمام کرنا بدعت ہے نہ یہ کہ نمازِ چاشت ہی سرے سے بدعت ہے۔ (شرح صحیح مسلم مع نووی)

امام ابوبکر محمد بن ولید الطرطوشی مالکی لکھتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کی اس نماز کو یا تو اس لیے بدعت کہا کہ وہ اسے باجماعت پڑھ رہے تھے یا اکیلے اکیلے پڑھ رہے تھے مگر اس طرح جیسے فرائض کے بعد ایک ہی وقت میں تمام نمازی سننِ رواتب (موکدہ سنتیں) پڑھا کرتے ہیں۔ (کتاب الحوادث والبدع)

سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ کا وظیفہ اپنے اندر بڑے فضائل رکھتا ہے، لا الہ الا اللہ کو احادیث میں افضل الذکر کہا گیا ہے مگر اس کے باوصف اگر اسے خالص تقیدات اور تکلفات و التزامات کے ساتھ پڑھا جائے گا تو یہی وظیفہ ہلاکت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خسران کا ذریعہ قرار پائے گا۔ جیسا کہ سنن دارمی میں بسند صحیح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا واقعہ بڑا مشہور ہے کہ کوفہ کی مسجد میں کچھ لوگ صبح کے وقت حلقہ بنا کر کنکریوں پر سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ پڑھ رہے تھے تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا: اپنی کنکریوں پر اپنے گناہوں کو شمار کرو۔ میں ضمانت دیتا ہوں کہ تمہاری نیکیاں ضائع نہیں ہوں گی۔ افسوس ہے تم پر اے امتِ محمد تم کتنی جلدی ہلاکت میں مبتلا ہو گئے۔ ابھی تو تم میں صحابہ رسول بکثرت زندہ ہیں۔ ابھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پرانے نہیں ہوئے اور آپ کے مستعمل برتن نہیں ٹوٹے، کیا تم اتنی جلدی ایسا کر کے گمراہی کا دروازہ کھول رہے ہو۔

اس طرح کے اور بھی بہت سے واقعات مروی ہیں۔ اس ساری گفتگو سے ثابت ہوا کہ عبادت اور اطاعت شرع میں جس طرح سے منقول ہو اس کو اسی انداز میں ادا کرنا چاہیے یعنی اسے اسی ہیئت پر رکھنا چاہیے جس ہیئت میں منقول ہو۔ اگر اس مطلق عبادت کو کسی قید کے ساتھ مقید کیا جائے گا یا اس غیر موقت کو موقت کیا جائے گا یعنی کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص کیا جائے گا یا اس غیر معین کو معین کیا جائے گا تو وہ لامحالہ بدعت بن جائے گی۔ یہی وہ نکتہ ہے جس کے پیش نظر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نمازِ چاشت کو اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حلقہ باندھ کر کنکریوں پر سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ پڑھنے کو بدعت قرار دیا۔ (بحوالہ نماز تراویح از مولانا منیر قمر سیالکوٹی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آخر

شب بیداری کا اصل مقصد تنہائی میں قیام اللیل (تہجد) ادا کرنا، تلاوت، دعا و اذکار کرنا ہے تا کہ خشوع و خضوع پیدا ہو سکے۔ لہٰذا صرف انہی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اس کے لیے چاہے تو صرف دس پندرہ منٹ جاگ سکیں یا ہو سکے تو ایک تہائی رات یا آدھی رات تک جاگ سکیں۔ یہ نفل ہے فرض نہیں اس لیے اپنے آپ کے ساتھ زبردستی نہیں کرنی چاہیے۔

شب بیداری کا مقصد آنکھوں میں رات کاٹنا اور رت جگا کرنا نہیں جیسا کہ ہمارے ہاں عوام اس رت جگے کے لیے خوش گلو مقررین کو بلاتے ہیں یا اکٹھے ہو کر اسے تقریب کی صورت دے لیتے ہیں یا چائے اور چہل قدمی نیز گپ شپ کر کے رات جاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پیارے نبی ﷺ کی سنت کو سمجھنے اور اس کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرت
کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصدِ حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہٰذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے...... اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر...... اسلامی اقدار و آداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا...... زائد ملے تو اللہ تعالی کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب...... اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے ...... کفالت بہ کسب حلال ...... حفاظت اوامر ونواہی ...... اور امارت وخلافت کا علم حاصل کرنا ...... اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا ......

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔

❀❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطبوعات مشربہ علم و حکمت

والفجر

ایمان کی اونچی شاخ

نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں

دعا، اذکار اور انگلیاں

جسمانی حرکات اور شائستگی

وہ خوش قسمت کھانے جو نبی ﷺ نے کھائے

کھانے اور پینے کے آداب

بسم اللہ دعاء و شفاء

12345678907

مشربہ علم و حکمت

0321-4213089

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

مشربہ علم و حکمت

0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ